

96836- کتنا وقت ملنے پر نماز پائی جاسکتی ہے؟

سوال

میری آنکھ کھلی تو میں نے ظہر کی نماز پڑھنا شروع کر دی اور ابھی میری دوسری رکعت تھی کہ عصر کی اذان ہو گئی، تو میری نماز کا کیا حکم ہے؟

پسندیدہ جواب

اول :

فقہائے کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جس شخص نے نماز کا وقت نکلنے سے پہلے ایک رکعت ادا کر لی تو اس نے پوری نماز پائی، تاہم فقہائے کرام کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ اگر ایک رکعت سے کم نماز پڑھے تو کیا اس نے نماز پائی یا نہیں؟

تو اس بارے میں متعدد اہل علم کہتے ہیں کہ تکبیر تحریمہ سے وقت پایا جاسکتا ہے، چنانچہ اگر وقت گزرنے سے پہلے تکبیر تحریمہ کہ لی تو نماز کا وقت اس نے پایا، اب اس کی پڑھی ہوئی نماز ادا ہوگی، فقہائے کرام کہتے ہیں، یہ موقف حنفی اور حنبلی فقہائے کرام کا ہے۔

جبکہ دیگر اہل علم کہتے ہیں کہ جب تک پوری ایک رکعت وقت گزرنے سے پہلے ادا نہیں کر لیتا اس وقت تک اس کی نماز وقت پر ادا نہیں ہوگی، یہ موقف مالکی اور شافعی فقہائے کرام کا ہے، اور یہی راجح موقف ہے؛ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ: (جس شخص نے نماز کی ایک رکعت پائی تو اس نے [وقت پر] نماز پائی) بخاری: (580)، مسلم:

(607)

اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ: (جس شخص نے فجر کی نماز کی ایک رکعت سورج طلوع ہونے سے پہلے پائی تو اس نے فجر کی نماز پائی اور جس شخص نے عصر کی نماز کی ایک رکعت سورج غروب ہونے سے پہلے پائی تو اس نے عصر کی نماز پائی) بخاری: (579)، مسلم: (608)

اول الذکر اہل علم کی دلیل سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جو شخص نماز عصر کا سجدہ سورج غروب ہونے سے پہلے پالے تو وہ اپنی نماز مکمل کرے، اور جو شخص نماز فجر کا سجدہ سورج طلوع ہونے سے پہلے پالے تو وہ بھی اپنی نماز مکمل کر لے) متفق علیہ، اسی حدیث کے سنن نسائی میں الفاظ یہ ہیں: (۔۔۔ تو اس نے نماز پائی)؛ نیز یہ بھی ہے کہ جب نماز پانے کے ساتھ دیگر کوئی اور حکم بھی منسلک ہو تو نماز پانے میں رکعت یا رکعت سے کم حصہ سب برابر ہوں گے، مثلاً: جماعت پانا، مسافر شخص کا مقیم امام کی نماز پانا وغیرہ، اس حدیث کے پہلے الفاظ کا مضموم دلیل ہے جبکہ منطوق مضموم سے اولی ہوتا ہے۔

مزید کے لیے آپ دیکھیں: علامہ الباجی کی کتاب: المنتقی (1/10)، اسی طرح: تحفۃ المحتاج (1/434)، ابن قدامہ کی: المغنی (1/228)، اور مرداوی کی: الإنصاف (1/439)۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اس مسئلے میں ایک موقف یہ بھی ہے کہ رکعت پانے سے ہی نماز پائی جائے گی؛ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (جو شخص نماز کی ایک رکعت پالے تو اس نے نماز پائی) اور یہی موقف صحیح ہے، اسی موقف کو شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے؛ کیونکہ حدیث میں یہی موقف ظاہر ہے، وہ اس طرح کہ "جو شخص نماز کی ایک رکعت پالے" یہ شرطیہ جملہ ہے، اور اس کا مضموم یہ بنتا ہے کہ جس نے ایک رکعت سے کم حصہ نماز کا پایا تو اس نے نماز نہیں پائی۔۔۔"

چنانچہ اس پر دیگر امور بھی مرتب ہوتے ہیں: ایک رکعت پانے پر جماعت پالی جائے گی، چنانچہ اب یہ بتائیں کہ جماعت رکعت سے پائی جاتی ہے یا تکبیر تحریمہ سے؟
تو صحیح موقف یہ ہے کہ نماز باجماعت رکعت پانے سے ہی پائی جاتی ہے، جیسے کہ جمعہ کی نماز بھی متفقہ طور پر ایک رکعت پانے سے ہی پائی جائے گی، تو اسی طرح جماعت بھی پوری ایک
رکعت پانے سے ہی پائی جائے گی "ختم شد
"الشرح للمتح" (2/121)

اور چونکہ جس وقت مؤذن نے اذان دی تو آپ ظہر کی دوسری رکعت میں تھے تو اس لیے آپ نے ظہر کی نماز وقت پر پالی۔

دوم:

سویا ہوا شخص دوران نیند معذور ہوتا ہے، چنانچہ جب وہ جاگ جائے تو بیدار ہونے کے بعد اس پر نماز پڑھنا واجب ہے، جیسے کہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے یا سویا رہ جائے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ جب بھی نماز یاد آئے تو اسے پڑھ لے)، بخاری: (572)، مسلم: (684)

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے کہ: (خبردار! سویا ہوا شخص کو تاہی نہیں کرتا، کو تاہی کا وہ شخص شکار ہے جو نماز کو دوسری نماز کا وقت آنے تک بھی نہیں پڑھتا، اگر
کسی سے کو تاہی ہو جائے تو جب بھی یاد آئے نماز پڑھ لے) مسلم: (681)

واللہ اعلم